قرض اور اس کی ادائیگی

الحمد لله ربّ العالَمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشَّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

قرضہ لینے سے بچو

عزیزانِ محترم! قرض ایک آفت ہے، جس سے ہر مسلمان کو بچتے رہنا چاہیے، اگر بامرِ مجبوری لینا ہی پڑے، تو جلد از جلد لوٹانے کی کوشش کرنی ہے، حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالدَّيْنَ!؛ فَإِنَّهُ هَمٌّ بِاللَّيْلِ، وَمَذَلَّةٌ بِالنَّهَارِ»[1] "قرض لینے سے بچو!؛ اس لیے کہ قرضہ انسان کے لیے رات کارَنج والَم اور دن کی ذِلّت ہے"۔

محترم بھائیو! یہ بات بالکل واضح ہے کہ اُدھار رات میں پریشانی اور دن میں رُسوائی کا سبب ہے، نیز یہ صحتِ انسانی کو خراب اور فکر کو پَراگندہ کرنے والی چیز ہے، سرورِ کونَین ﷺ قرض سے پناہ مانگا کرتے، امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ!» "اے پروَردِگار! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں!"، کسی نے اس دعا کا سبب دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ»[2] "جب انسان قرض لیتا ہے تو بات کرتے وقت جھُوٹ بھی کہتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو پورا بھی نہیں کرتا ہے"۔

محدّثینِ کِرام فرماتے ہیں کہ "قرض کا فتنہ یہ ہے کہ انسان بلاضرورتِ شرعیہ قرض لے، یا قرض لے کر ہڑپ کرنے کی نیّت ہو، یا ادائیگی کی استطاعت ہونے کے باوجود تاخیر کرے، ورنہ ضرورت کے وقت قرض لینا خود حضورِ اَقدَس ﷺ اور

---

(١) "شعب الإيمان" بابُ قبض اليد عن الأموال المحرمة، ر: ٥٥٥٤، ٤/ ١٩٤٢.

(٢) "صحيح البخاري" كتابُ فِي الِاسْتِقْرَاضِ...، ر: ٢٣٩٧، صـ٣٨٥.

صحابۂ کِرام سے بھی ثابت ہے"[1]۔ اس حدیث شریف میں یہ اشارہ ہے کہ اُدھار کا مسئلہ بڑا مشکل ہے، اور قرض لیے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر قرض کی واپسی کا مضبوط عزم رکھے، اور ادائیگی کے لیے سچی نیّت کرلے، اور وقت پر ادائیگی میں جلدی کرے۔

قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کا وَبال

عزیزانِ مَن! قرض لینے والے پر لازم ہے کہ وقت پر ادائیگی کی ہر ممکن کوشش کرے، اور اگر کوشش کے باوجود معیّن وقت پر ادائیگی ممکن نہ ہو، تو قرض دینے والے سے مزید مہلت مانگ لے، مہلت دینے والے کو اللہ تعالی اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے، لیکن جو قرض کی ادائیگی پر قادر ہونے کے باوجود ادائیگی میں ٹال مٹول اور کوتاہی کرتے ہیں، ان کے لیے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشادات میں سخت وعیدیں آئی ہیں، حتیٰ کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ایسے شخص کی نمازِ جنازہ پڑھانے بھی پسند نہ فرماتے، جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے، اور استطاعت کے باوجود قرضہ واپس نہ لَوٹانے کے سبب جنّت میں داخل ہونے سے بھی روکا جا سکتا ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «نَفسُ المُؤْمِنِ

---

(١) "نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری" کتابُ الاذان، ٣/ ٢٩١.

مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ، حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ»[1] "انسان کی جان اپنے قرض کے سبب معلّق رہتی ہے، یہاں تک کہ اُس کے قرض کی ادائیگی کردی جائے"۔

حضراتِ گرامی قدر! بندے پر قرض ہو یا کوئی اَور حقِ واجب ہو، اُس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے، جس کی نیّت میں فُتور ہو، اُسے ادائیگیٔ قرض کی توفیق سے محروم کردیا جاتا ہے، اس کے سبب وہ قرض ادا نہ کرنے کے وَبال میں گرفتار رہتا ہے، اور جو بندہ قرض لے کر ادا کرنے کی نیّت رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرما کر اسے قرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے؛ تاکہ بندۂ مؤمن آخرت کے مُؤاخذہ سے بچ جائے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا، أَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ إِتْلاَفَهَا، أَتْلَفَهُ اللهُ»[2] "جس نے لوگوں سے مال لیا اور ادا بھی کرنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی ادائیگی میں مدد فرماتا ہے، اور جو ادا نہ کرنے کی نیّت سے قرض لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ادائیگی کی توفیق نہیں دیتا"۔ لہٰذا جو قرض ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، اسے فوراً ادائیگی کرکے، ٹال مٹول وسُستی سے بچنا چاہیے۔

---

(١) "سُنن ابن مَاجه" كتابُ الصدقات، ر: ٢٤١٣، صـ٤٠٦.

(٢) "صحيح البخاري" كتابُ فِي الاِسْتِقْرَاضِ...، ر: ٢٣٨٧، صـ٣٨٣.

ہم سب جانتے ہیں کہ شہادت کا رُتبہ نہایت اعلیٰ واَرفع ہے، ہر سچا مسلمان اس رتبے کی خواہش رکھتا ہے؛ کہ شہید کے سارے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں، اسے رب تعالیٰ کی رِضا نصیب ہوتی ہے، اور وہ بلاحساب وکتاب جنّت میں داخل کر دیا جاتا ہے، اس کے باوجود قرض شہید کا بھی مُعاف نہیں ہوتا، حضرت سیّدنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرکارِ اَبد قرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ، إِلَّا الدَّيْنَ»[1] "قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ مُعاف کر دیے جاتی ہے"۔ لہٰذا اس وعید کے پیشِ نظر ہم میں سے ہر ایک کو قرض کی ادائیگی میں سُستی وغفلت کے بجائے جلدی کرنی چاہیے۔

قرضِ حَسَنہ کی فضیلت

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! اس دنیا میں بے نیاز کوئی نہیں، ہر ایک کو کہیں نہ کہیں دوسروں کی ضرورت پڑتی رہتی ہے، اگر کوئی کسی خاص ضرورت کے سبب کسی سے قرض مانگتا ہے، تو ایسے مجبور شخص کی قرض سے مدد کرنا، ایک بہترین عمل اور باعثِ اجر وثواب کام ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ قرضِ حَسَنہ دینے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضٰعِفَهٗ

(١) "صَحيح مُسلم" كتابُ الْإمَارة، ر: ٤٨٨٣، صـ٨٤٥.

لَهٗ أَضْعَافاً كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ ۪ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾[1] "ہے کوئی جو اللہ تعالی کو قرضِ حَسَنہ دے؟ تو اللہ تعالی اس کے لیے کئی گنا بڑھادے! اور اللہ تعالی ہی سب کو تنگی اور کشادگی دیتا ہے، اور تمہیں اُسی کی طرف لَوٹنا ہے"۔

مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ: "حاجت مند کو بوقتِ ضرورت قرض دینا بھی ثواب ہے، بلکہ بعض صورتوں میں قرض دینا صدقے سے زیادہ بہتر ہے؛ کیونکہ صدقہ تو غیر مجبور بھی لے سکتا ہے، مگر قرضہ ہمیشہ حاجت مند ہی لیتا ہے، تو معلوم ہوا کہ رب تعالی کو فقیر بڑے پیارے ہیں؛ کہ امیروں سے قرض لیتا اور فقیروں کو دیتا ہے"[2]۔

قرض کے اصول وضوابط

میرے بزرگو دوستو! جب بھی قرض کا لَین دَین ہو، تو دو ۲ گواہوں کی مَوجودگی میں اسے تحریری شکل میں لایا جائے، خواہ قرض کی مقدار کم ہو یا زیادہ، قرض کی ادائیگی کی تاریخ بھی معیّن کر لی جائے، اس طرح جھگڑے اور فساد سے بچا جا سکتا ہے، اسی بات کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَسْئَمُوْآ أَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْراً أَوْ كَبِيْراً إِلٰى أَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ

---

(۱) پ۲، البقرة: ۲٤٥.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص ۶۲، بتصرف۔

لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنىٰ أَلَّا تَرْتابُوْا﴾[1] "قرض چھوٹا ہو یا بڑا، اُس کی میعاد تک لکھت کرنے کو بھاری مت جانو، یہ اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ اِنصاف کی بات ہے، اس میں گواہی خُوب ٹھیک رہے گی، اور یہ تحریر تمہیں شُبہ نہ پڑے کے زیادہ قریب ہے!"۔

قرض سے نَجات کی دعا

محترم بھائیو! جس پر قرض ہو اُسے چاہیے کہ جلد اَز جلد لَوٹانے کی کوشش کرے، اور کام کاج کے ساتھ ساتھ ادائیگیٔ قرض کے لیے اَوراد ووظائف اور دعائیں بھی پڑھتا رہے، ایک دن مصطفی کریم ﷺ حضرت سیّدنا اَبواُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دیکھ کر فرمایا: اے ابواُمامہ! کیا بات ہے میں تمہیں مسجد میں بیٹھے دیکھتا ہوں؟ حالانکہ نماز کا وقت بھی نہیں! عرض کی: یارسولَ اللہ! تفکرات اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تم وہ پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہارا غم دُور فرما کر تمہارا قرض ادا کروا دے؟! عرض کی: کیوں نہیں یارسولَ اللہ! فرمایا: صبح وشام یُوں کہا کرو: «اللَّهُمَّ! إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ» "اے اللہ! میں فکر وغم، کمزوری وسُستی، کنجوسی وبخل، قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دَباؤ سے تیری پناہ لیتا

---

(١) پ٣، البقرة: ٢٨٢.

ہوں"، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، تو اللہ تعالی نے میری پریشانی دُور فرما کر میرا قرض بھی ادا کروا دیا(1)۔

اے اللہ! ہمیں قرض کی آفت سے بچا، اور ہمارے جن بھائیوں پر قرض ہے، اُن کی غیب سے مدد فرما، ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنے، قرضِ حَسَنہ دینے، اور باہمی اتفاق واتحاد کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! مُتّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(١) "سنن أبي داود" كتابُ الوتر، بابُ فِي الْاستعاذة، ر: ١٥٥٥، صـ٢٢٨.